اتھناسیُس کا عقیدہ

Athanasian Creed

یہ عقیدہ جنوبی فرانس میں وجود میں آیا۔ اس کے مصنف کا علم نہیں البتہ اسے مقدس اثناسیُس یا اتھناسیُس کے نام سے منسوب کیا گیا ہے اور اس عقیدے کی مکمل صورت **875**ء سے پہلے نہیں ملتی۔

ا۔ جو کوئی نجات چاہے، اسے سب باتوں سے زیادہ ضرور ہے کہ کاتھولک ایمان پر قائم رہے۔

۲۔ اس ایمان کو اگر کوئی بےکم و کاست اور خالص نہ رکھے تو وہ بےشک ابدی ہلاکت میں پڑے گا۔

۳۔ اور کاتھولک ایمان یہ ہے کہ ہم واحد خدا کی پرستش تثلیث میں اور ثالوث کی ستایش توحید میں کریں۔

۴۔ نہ اقانیم کو مخلوط کریں نا جوہر کو تقسیم۔

۵۔ کیونکہ اقنومیت باپ کی اور ہے بیٹے کی اور ہے روح القدس کی۔

۶۔ لیکن باپ، بیٹے اور روح القدس کی الوہیت ایک ہی ہے جلال برابر عظمت یکساں ازلی۔

۷۔ جیسا باپ ہے ویسا ہی بیٹا اور ویسا ہی روح القدس ہے۔

۸۔ باپ غیر مخلوق، بیٹا غیر مخلوق، روح القدس غیر مخلوق۔

۹۔ باپ غیر محدود، بیٹا غیر محدود، روح القدس غیر محدود۔

۱۰۔ باپ ازلی، بیٹا ازلی، روح القدس ازلی۔

۱۱۔ تاہم تین ازلی نہیں، بلکہ ایک ہی ازلی ہے۔

۱۲۔ اِسی طرح نہ تین غیر محدود ہیں نہ تین غیر مخلوق، بلکہ ایک ہی غیر مخلوق اور ایک ہی غیر محدود ہے۔

۱۳۔اِسی طرح باپ قادرِ مطلق، بیٹا قادرِ مطلق، روح القدس قادرِ مطلق ہے۔

۱۴۔تو بھی تین قادرِ مطلق نہیں، بلکہ ایک ہی قادرِ مطلق ہے۔

۱۵۔ویسا ہی باپ خدا، بیٹا خدا، روح القدس خدا ہے۔

۱۶۔تاہم تین خدا نہیں، بلکہ ایک ہی خدا ہے۔

۱۷۔اسی طرح باپ خداوند، بیٹا خداوند، روح القدس خداوند ہے۔

۱۸۔پھر بھی تین خداوند نہیں، بلکہ ایک خداوند ہے۔

۱۹۔کیونکہ جس طرح مسیحی اصول کے سبب ہمیں ماننا پڑتا ہے، کہ ہر ایک اقنوم جداگانہ خدا اور خداوند ہے۔

۲۰۔اُسی طرح کاتھولک دین کے بموجب یہ کہنا منع ہے، کہ تین خدا یا تین خداوند ہیں۔

۲۱۔باپ نہ کسی سے مصنوع ہے نہ مخلوق نہ مولود۔

۲۲۔بیٹا صرف باپ سے ہی ہے، نہ مصنوع ہے نہ مخلوق بلکہ مولود۔

۲۳۔روح القدس باپ اور بیٹے سے ہے، نہ مصنوع نہ مخلوق نہ مولود بلکہ صادر ہے۔

۲۴۔پس تین باپ نہیں، بلکہ ایک ہی باپ ہے۔تین بیٹے نہیں بلکہ ایک ہی بیٹا، تین روح القدس نہیں بلکہ ایک ہی روح القدس ہے۔

۲۵۔اور اس تثلیث میں کوئی ایک دوسرے سے پہلے یا پیچھے نہیں، نہ کوئی ایک دوسرے سے بڑا یا چھوٹا ہے۔

۲۶۔بلکہ تینوں اقانیم یکساں ازلی، اور باہم برابر ہیں۔

۲۷۔الغرض ہر امر میں جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے، واحد کی پرستش تثلیث میں اور تثلیث کی پرستش توحید میں کرنا واجب ہے۔

۲۸۔پس جو کوئی نجات چاہے، تثلیث کو یوں ہی مانے۔

۲۹۔علاوہ اس کے ابدی نجات کے لئے ضرور ہے کہ وہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے تجسم پر بھی صحیح ایمان رکھے۔

۳۰۔کیونکہ صحیح ایمان یہ ہے کہ ہم اعتقاد رکھیں اور اقرار بھی کریں۔

۳۱۔وہ خدا ہے باپ کے جوہر سے سب عالموں سے پیشتر مولود، اور انسان ہے جو اپنی ماں کے جوہر سے اِس عالم میں پیدا ہوا۔

۳۲۔وہ کامل خدا اور کامل انسان ہے، نفس ناطقہ اور انسانی جسم سے موجود۔

۳۳۔الوہیت کی لحاظ سے باپ کے برابر، انسانیت کے لحاظ سے باپ سے کمتر۔

۳۴۔وہ اگرچہ خدا اور انسان ہے۔تاہم دو نہیں بلکہ ایک ہی مسیح ہے۔

۳۵۔ایک ہی ہے اس طور پر نہیں کہ الوہیت کو جسمانیت سے بدل ڈالا بلکہ اس طور پر کہ انسانیت کو الوہیت میں لے لیا۔

۳۶۔وہ مطلقاً ایک ہی ہے، جوہروں کے اختلاط سے نہیں بلکہ اقنوم کی یکتائی سے۔

۳۷۔کیونکہ جس طرح نفس ناطقہ اور جسم مل کر ایک انسان ہوتا ہے، اُسی طرح خدا اور انسان مل کر ایک مسیح ہے۔

۳۸۔اُس نے ہماری نجات کے واسطے دکھ اٹھایا، عالم ارواح میں اتر گیا، مردوں میں سے جی اٹھا۔

۳۹۔آسمان پر چڑھ گیا اور خدا قادر مطلق باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے، وہاں سے وہ زندوں اور مردوں کی عدالت کرنے کے لئے آنے والا ہے۔

۴۰۔اُس کی آمد پر سب آدمی اپنے اپنے بدن کے ساتھ جی اٹھیں گے، اور اپنے اپنے اعمال کا حساب دیں گے۔

۴۱۔تب جنہوں نے نیکی کی ہے وہ ابدی زندگی میں ، اور جنہوں نے بدی کی ہے وہ ابدی آگ میں ہلاک ہوں گے۔

۴۲۔کاتھولک ایمان یہی ہے، اس پر اگر کوئی سچے دل سے اعتقاد نہ رکھے تو وہ نجات کو حاصل نا کر سکے گا۔

جلال باپ اور بیٹے،اور روح القدس کا ہو۔

جیسا ابتدا میں تھا اِس وقت ہے اور ابد تک رہے گا۔آمین۔

نوٹ:عقیدے میں موجود لفظ ''کاتھولک'' سے مراد رومن کاتھولک نہیں بلکہ عالم گیر کلیسیا ہے۔

یہ عقیدہ ان بدعتوں کے ردعمل میں رونما ہوا جو پاک تثلیث کے بارے میں غلط تعلیم دیتی تھیں مثلاً سیبلیُس (Sabellius) کی بدعت اور اریوسی بدعت ۔مقدس اثناسیُس یا اتھناسیُس (Athanasian) نے یہ عقیدہ نہیں لکھا لیکن اس عقیدہ کو اس لئے مقدس اثناسیُس سے منسوب کیا گیا کیونکہ اثناسیُس اریوسی بدعت کا جانی دشمن تھا۔اس عقیدے کا اختیار رسولوں کے عقیدے اور نقایاہ کے عقیدے کے برابر سمجھا جاتا ہے۔یونانی اور روسی کلیسیائیں اسے عبادت میں استعمال تو کرتی ہیں مگر اس کو ایمان کے معیار کا درجہ نہیں دیتیں اور باقی کلیسیائیں اس کو محض ایک عقیدے کی حیثیت سے مانتی ہیں۔اپنی طوالت کے باعث یہ عقیدہ عبادتوں میں بہت کم استعمال ہوتا ہے۔

یہ عقیدہ کلیسیائے قدیم کی تعلیم کا خوبصورت خلاصہ پیش کرتا ہے اور ہم اس میں پاک تثلیث کے بارے میں مقدس اوگسطین کی تعلیم کا اثر پہچانتے ہیں۔